منگل 22- ستمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 22- ستمبر 1998ء.... جمادی الثانی 1419ھ- 22- تبوک 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 209

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت دور نہیں

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان کی امیدیں ہیں اور یہ انسان کی اجل یعنی موت ہے۔ انسان ابھی امیدوں میں مشغول ہوتا ہے کہ یہ لکیر یعنی موت انسان کو آلیتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الامل و طولہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پالے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہو گا۔ موت ایک یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں، مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بد بخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری ہے اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت لے کر دنیا سے کوچ کرے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے، تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب چلا۔ ہیضہ، طاعون، محرقہ، خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے، تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے۔ اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں کہ دو منٹ میں دم لینے نہیں دیتے اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا جانور ہوں وہ اس عذاب سے بچنے کی فکر میں ہوا جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے۔

ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں، سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 427)

دنیا کی بے ثباتی

○ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بانی احمدیہ مشن امریکہ کی روایت ہے کہ:-

"پہلے ایام میں اندرون خانہ سے بیت مبارک کی چھت پر آنے کے واسطے ایک لکڑی کی سیڑھی لگی ہوتی تھی اس کی طرف اشارہ کر کے (حضرت مسیح موعود) فرمایا کرتے تھے۔

میں سیڑھی پر ایک قدم رکھتا ہوں تو اعتبار نہیں ہوتا کہ دوسری پر بھی رکھوں گا"

(ذکر حبیب صفحہ 212 مولفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ناشر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان اشاعت طبع اول دسمبر 1936ء)

موت کی نہ ٹلنے والی گھڑی کا ہمیشہ خیال رکھو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول)

اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے۔ پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں۔ نہیں! نہیں!!! اتقواللہ۔ اللہ تعالیٰ کے متقی بنو۔ متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں۔

اولاً ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آ جاوے۔ وہ کون سا وقت ہو گا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست۔ یار کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان، مال۔ دولت غرض کوئی چیز نہ ہو گی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہو گا۔ خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو اور جیسا عمل ہو گا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔

جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جو یا جو بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہو گا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکر و فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی۔ کنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو۔ اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کرو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا۔ جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

(از خطبہ 27- جنوری 1899ء- خطبات نور جلد اول 2)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

کلاس نمبر 283

جو 29- اگست 98ء کو نشر ہوئی۔

اس کلاس میں حضور نے غالب کے ایک شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

؎ تجھ کو ہو گر یقینِ اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دلِ بے مدعا نہ مانگ

غالب کہتا ہے اجابت کے وقت یہ دعا مانگنا کہ ایسا دل دے جس کی کوئی دعا نہ ہو۔ کوئی خواہش نہ ہو۔

حضرت خلیفہ اول جب کشمیر میں ہوتے تھے ایک دفعہ آپ نے ایک فقیر کو دیکھا جو ایک لنگوٹی باندھے بیٹھا ہوا تھا کوئی اپنی خوشی سے دے دے تو ٹھیک ورنہ مانگتا کسی سے نہ تھا۔ اکثر و بیشتر راستے میں بیٹھا رہتا تھا ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول نے دیکھا (یہ خلافت سے پہلے کا واقعہ ہے) کہ وہ خوشی سے چھلانگیں لگا رہا ہے انہوں نے کہا کہ تم اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہو تمہیں کیا مل گیا ہے وہی لنگوٹی ہے وہی تمہارا ننگا جسم کچھ کھانے کو نہیں اس طرح ہو تم مزہ کیا آیا؟ اس نے کہا حکیم صاحب جس کی ساری مرادیں پوری ہو جائیں اسے مزہ کیوں نہ آئے۔

انہوں نے اور بھی حیرت سے پوچھا بابا تمہاری کونسی مراد پوری ہوئی اس نے جواب دیا یہی کہ اب میری کوئی مراد نہیں۔ آج میری کوئی مراد نہیں رہی اب میں خوش ہوں مجھے سب کچھ مل گیا۔

کہتا ہے جب تک دل میں آرزوئیں ہوں۔ اے اللہ یہ بھی ملے وہ بھی ملے تو آرزوئیں تو جہنم بن جاتی ہیں۔ یہ عقل کے خلاف نہیں بہت گہری بات ہے۔

خلاف فطرت ان معنوں میں ہے کہ کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ مگر بات بہت گہری ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ زمین پر اپنے ہاتھ سے لکیریں کھینچیں اور ایک زندگی کا درخت بنایا اور اس میں جگہ جگہ تیر لگے ہوئے تھے درخت اونچا تھا لیکن نیچے سے کٹ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا دیکھو یہ زندگی ہے ساری زندگی کے لئے انسان مزے لے لے کے سوچتا ہے میری یہ خواہش پوری ہو گی میری یہ خواہش پوری ہو گی۔ یہ خواہشوں کا درخت ہے مگر جگہ جگہ خواہشیں پوری نہیں ہوتیں تو زخم لگتے جاتے ہیں۔ جس طرح اس درخت کو خواہشیں پوری ہونے کی بجائے نہ پوری ہونے کے زخم اور دکھ ملتے چلے جاتے ہیں اور انسان نے اپنی طرف سے لمبا درخت بنایا ہوا ہے کافی اونچا۔ وہ پہلے ہی کٹ جاتا ہے۔

خواہش ایک عذاب ہے اگر پوری نہ ہو جتنی زیادہ خواہش ہو گی اتنی مصیبت ہے۔ اگر پوری نہ ہو۔

لیکن اگر پوری ہو جائے تو جنت ہی جنت ہے۔

فرمایا: تو بہت سے حکیموں اور عقل والوں نے بھی وہی بات کہی جو اس فقیر نے کہی۔ جو غالب نے کہی۔ جس کی طرف اشارہ ہے رسول اللہ ﷺ کا۔

مراد آپ کی یہ نہیں تھی جو اس فقیر کی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی یہ مراد تھی جو اصل حکمت کی بات ہے۔

کہ اپنی ساری آرزوئیں۔ اپنی خواہشات اللہ سے باندھ لو پھر تمہاری زندگی کا درخت کبھی ختم نہیں ہو گا۔ کبھی مایوسی نہیں ہو گی۔

پھر تمہیں جگہ جگہ وہ زخم نہیں لگیں گے۔ اللہ کی مرضی پہ چھوڑ دو گے تو جو بھی مرضی ہو گی وہ تمہاری مرضی بن جائے گی۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ کی گہری حکمت کی یہ بات ہے۔

اپنی بگڑی سنوار آدھی رات

جاگ اے شرمسار آدھی رات
اپنی بگڑی سنوار آدھی رات

یہ گھڑی پھر نہ ہاتھ آئے گی
باخبر۔ ہوشیار آدھی رات

وہ جو بستا ہے ذرّے ذرّے میں
کبھی اسکو پکار آدھی رات

اس کے دربارِ عام میں جا بیٹھ
سب لبادے اُتار آدھی رات

دو گھڑی عرضِ مدعا کر لے
وقت ہے سازگار آدھی رات

باب رحمت کو کھٹکھٹانے دے
میرے پروردگار آدھی رات

شدت غم میں کچھ کمی کر دے
اب تو اے غمگسار آدھی رات

کھلتے کھلتے کھلے گا بابِ قبول
عرض کر بار بار آدھی رات

اپنے داتا کے در پہ آیا ہے
ایک امیدوار آدھی رات

ہوش و صبر و قرار کا دامن
ہو گیا تار تار آدھی رات

اشک در اشک جھلملانے لگا
میرا قرب و جوار آدھی رات

میری فریاد کا جواب تو دے
بول اے کردگار آدھی رات

بے کسوں کو تری کریمی کا
آگیا اعتبار آدھی رات

کس لئے بے قرار ہے مضطر
کس کا ہے انتظار آدھی رات

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد ظفر اللہ صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفت القادر

حضرت مسیح موعود کی پُر معارف تحریرات

خدا ہر چیز پر قادر ہے

○ "ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 20)

قدرت کاملہ غیر محدود ہے

○ "ربوبیت تامہ اور قدرت کاملہ وہ ہے کہ جو اس ذات غیر محدود کی طرح غیر محدود ہے اور کوئی انسانی قاعدہ اور قانون اس پر احاطہ نہیں کر سکتا۔

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

جاننا چاہئے کہ جو امر غیر محدود اور غیر محصور ہے وہ کسی قانون کے اندر آ ہی نہیں سکتا۔ اب اگر خدائے تعالیٰ کی قدرت کاملہ و ربوبیت تامہ کو قوانین محدودہ و محصورہ میں ہی منحصر سمجھا جا[ئے]۔ تو جس چیز کو غیر محدود تسلیم کیا گیا ہے اس کا محدود ہونا لازم آجائے گا۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 476 حاشیہ نمبر 11)

بے انتہا قدرت

○ "خدائے تعالیٰ کی خدائی اور الوہیت اس کی قدرت غیر محدود اور اسرار نامعدودہ سے وابستہ ہے جس کو قانون کے طور پر کسی حد کے اندر گھیر لینا انسان کا کام نہیں ہے۔ خدا شناسی کے لئے یہ بڑا بھاری بنیادی مسئلہ ہے کہ خدائے ذوالجلال کی قدرتیں اور حکمتیں بے انتہا ہیں اس مسئلہ کی حقیقت سمجھنے اور اس پر عمیق غور کرنے سے سب الجھاؤ اور پیچ خیالات کا رفع ہو جاتا ہے اور سیدھا راہ حق شناسی اور حق پرستی کا نظر آنے لگتا ہے.......

اب خلاصہ اس تمام مقدمہ کا یہ ہے کہ قانون قدرت کوئی ایسی شئ نہیں ہے کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹھہر سکے۔ کیونکہ قانون قدرت خدائے تعالیٰ کے ان افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور میں آئے یا آئندہ آئیں گے لیکن چونکہ خدائے تعالیٰ اپنی قدرتوں کے دکھلانے سے تھک نہیں گیا ہے اور نہ یہ کہ اب قدرت نمائی سے بے زور ہو گیا ہے یا سو گیا ہے یا کسی طرف کو کھسک گیا ہے یا کسی خارجہ قاسر سے مجبور کیا گیا ہے اور مجبور آئندہ کے عجائب کاموں سے دستکش ہو گیا ہے اور ہمارے لئے وہی چند صدیوں کی کارگذاری (یا اس سے کچھ زیادہ سمجھ لو) چھوڑ گیا ہے اس لئے ساری عقلمندی اور حکمت اور فلسفیت اور ادب اور تعلیم اسی میں ہے کہ ہم چند موجودہ مشہودہ قدرتوں کو جنہیں ابھی صدہا طور کا اجمال باقی ہے مجموعہ قوانین قدرت خیال نہ کر بیٹھیں۔ اور اس پر نادان لوگوں کی طرح ضد نہ کریں کہ ہمارے مشاہدات سے خدائے تعالیٰ کا فعل ہرگز تجاوز نہیں کر سکتا۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 90)

دیگر صفات سے توازن

○ "خدا ایسے افعال ہرگز نہیں کرتا جن سے اس کی صفات قدیم کا زوال لازم آوے۔ جیسے وہ اپنا شریک نہیں پیدا کر سکتا اپنے آپ کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر ایسا کرے تو اس کی صفات قدیمہ جو وحدت ذاتی اور حیات ابدی ہے زائل ہو جائے گی پس وہ قدوس خدا کوئی کام برخلاف اپنی صفات ازلیہ کے ہرگز نہیں کرتا باقی سب افعال پر قادر ہے"

(پرانی تحریریں۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 35)

عقل سے بالاتر

○ "جو شخص خدائے تعالیٰ کی اس نہایت ضروری صفت کو مان لے گا کہ وہ قادر مطلق اور بے انتہاء طاقتوں کا مالک ہے۔ تو پھر ہرگز اس کی قدرتوں کو اپنی عقل ناقص کے ساتھ موازنہ نہیں کرے گا اور خدائے غیر محدود کی قادرانہ قوتوں کو کسی حد خاص میں محدود نہیں جانے گا اور نیز جب ایک عقلمند دیکھے گا کہ خدائے تعالیٰ ایسا اپنی ذات میں مظہر العجائب و بلند تراز احاطہ فکر و قیاس ہے جو بغیر اسباب آنکھوں کے دیکھتا ہے اور بغیر اسباب کانوں کے سنتا ہے اور بغیر اسباب زبان کے بولتا ہے اور بغیر حاجت معماروں و مزدوروں و نجاروں و آلات عمارت سازی و فراہمی اینٹوں و پتھروں وغیرہ کے صرف اپنے ارادہ اور حکم کے اشارہ سے ایک طرفۃ العین میں زمین و آسمان بنا سکتا ہے تو بے شک اس بات کا یقین بھی کرے گا کہ وہ قادر خدا نیستی سے ہستی بھی کر سکتا ہے یہی تو خدائی ہے اسی وجہ سے تو وہ سرب شکتی مان اور قادر مطلق اور غیر متناہی قدرتوں کا مالک کہلاتا ہے"

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 ص 164)

دقیق نکتہ

○ "بھلا وہ خدا کیسا ہوا جس کی ساری قدرتوں پر ایک ذرہ مخلوق محیط ہو جائے اور ایسا پرمیشر کس بات کا پرمیشر ہے کہ اگر وہ کسی اپنے امر متخیل کو کہے کہ ہو جا تو کبھی بھی نہ ہو۔ خدا تو اسی ذات عجیب القدرت کا نام ہے کہ جو اس کے ارادے سے سب کچھ ہو جاتا ہے جب وہ اپنے کسی امر مقصود کو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فی الفور اس کی قدرت کاملہ سے نقش وجود پکڑ جاتا ہے یہ راز نہایت دقیق معرفت کا نکتہ ہے کہ سب مخلوقات کلمات الٰہیہ ہیں...... قل الروح من امر ربی اسی کی طرف اشارہ ہے اور یہ بات جو کلمات اللہ بصورت ارواح و دیگر مخلوق جلوہ گر ہو جاتی ہیں یہ خالقیت کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے اور اسرار الٰہیہ میں سے ایک باریک نکتہ ہے جس کی طرف کسی انسانی عقل کو خیال نہیں آیا۔ اور خدائے تعالیٰ کے پاک کلام اور کامل کلام نے اس کو اپنے الٰہی نور سے منکشف کیا ہے۔ اور اگر ایسا نہ مانا جائے تو خدائے تعالیٰ اپنے ہی کلمہ اور امر سے ارواح اور اجسام کو وجود پذیر کر لیتا ہے تو پھر آخر یہ ماننا پڑے گا کہ جب تک باہر سے اجسام اور روحیں نہ آویں پرمیشر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ مگر کیا ایسا کم بخت پرمیشر ہو سکتا ہے کہ جو در حقیقت اپنے گھر سے تو دیوالیہ اور مفلس اور تہیدست ہے لیکن کسی عارضی اتفاق سے اس کی خدائی کا دھندا چل رہا ہو۔ اگر پرمیشر ایسا ہی ہے تو سب امیدیں خاک میں مل گئیں اور ایسے پرمیشر پر بھروسہ کرنا بھی بڑا معرض خطر ہو گا۔

اور یہ کہنا کہ خدائے تعالیٰ کی وہی قدرت قابل تسلیم ہے جو ہماری سمجھ میں آجائے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس کا نام جہالت رکھیں یا تعصب یا دیوانگی۔ اگر خدائے تعالیٰ کی قدرتوں میں یہ بھی شرط ہے کہ انسان کے اندازہ فہم سے زیادہ نہ ہوں تو بس پھر اس کی قدرتیں ہو چکیں۔ قدرت ربانی تو اسی کا نام ہے کہ عقل انسانی اس کے اسرار تک نہ پہنچ سکے"

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 ص 165)

قدرت کاملہ

○ "خدا تعالیٰ کی خدائی اس کی قدرت کاملہ سے وابستہ ہے اور قدرت اسی کا نام ہے کہ اس کے تصرفات اس کی مخلوق پر ہر آن غیر محدود ہوں"

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 27)

"افسوس کہ ان لوگوں نے تھوڑی سی بات کو بہت دور ڈال دیا اور خدائے تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہ سمجھا کہ جو چاہے کرے اور جس کو چاہے مامور کر کے بھیجے۔ کیا انسان اس سے لڑ سکتا ہے یا آدم زاد کو اس پر اعتراض کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اور طبع دوسرے کو عطا کرے اور ایک کا رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دیوے اور ایک کے اسم سے دوسرے کو موسوم کر دیوے۔ اگر انسان کو خدائے تعالیٰ کی وسیع قدرت پر ایمان ہو۔ تو وہ بلا تامل ان باتوں کا یہی جواب دے گا کہ ہاں بلا شبہ اللہ جل شانہ ہر ایک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیوں کو جس طرز اور طریق اور جس پیرایہ سے چاہے پورا کر سکتا ہے"

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 ص 335)

قدرت انصاف کے ساتھ

○ "خدا تعالیٰ......ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دے کر پھر دوسری دنیا کہاں سے لاتا۔ کیا نجات یافتہ لوگوں کو دنیا میں بھیجنے کے لئے پھر پکڑتا اور ظلم کی راہ سے اپنی معافی اور نجات دہی کو واپس لیتا۔ تو اس صورت میں اس کی خدائی میں فرق آتا اور دنیا کے بادشاہوں کی طرح داغدار بادشاہ ہوتا۔ جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہیں بات بات پر بگڑتے ہیں اور اپنی خود غرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں کہ ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیر مادر سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز کو بچانے کے لئے ایک کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈال دیا جائے اور ہلاک کیا جائے۔ مگر خدا کو تو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہئے۔ پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ یا تو کمزور راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بن کر خدائی کو ہی الوداع کہتا۔ بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 373 تا 374)

باعث تسلی

○ "خدا بڑا قادر ہے یہ پرستاروں کے لئے تسلی ہے کیونکہ اگر خدا عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 375)

زندگی کا مالک

○ "کیا اس میں شک ہے کہ ایک اعلیٰ ذات تمام طاقتوں والی موجود ہے جس کے ارادہ اور حکم سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور جس طرف اس کا ارادہ جھکتا ہے تمام نظام زمین اور آسمان کا اسی طرف جھک جاتا ہے اگر وہ چاہتا ہے کہ کسی ملک کی حالت صحت کسی وقت عمدہ ہو تو ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس سے پانی اس ملک کا ہر ایک عفونت سے محفوظ رہے اور ہوا میں کوئی تغیر غیر طبعی پیدا نہ ہو اور غذائیں صالحہ میسر آویں۔ اور دوسرے تمام مخفی اسباب کیا ارضی اور کیا سماوی جو مضر صحت ہیں ظہور اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بروز نہ کریں اور اگر وہ کسی ملک کے لئے وباء اور موت کو چاہتا ہے تو وباء کے پیدا کرنے والے اسباب پیدا کر دیتا ہے کیونکہ تمام ملکوت السمٰوات والارض اسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک ذرہ دوا اور غذا اور اجرام اور اجسام کا اس کی آواز سنتا ہے یہ نہیں کہ وہ دنیا کو پیدا کر کے معطل اور بے اختیار کی طرح الگ ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ اب بھی وہ دنیا کا خالق ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ چند سال میں ہمارے جسم کے پہلے اجزا تحلیل پا جاتے ہیں اور دوسرے اجزا ان کی جگہ آ جاتے ہیں سو یہ سلسلہ خلق اور آفرینش ہے جو برابر جاری رہتا ہے ایک عالم فنا پذیر ہوتا ہے اور دوسرا عالم اس کی جگہ پکڑتا ہے ایسا ہی ہمارا خدا قیوم العالم بھی ہے جس کے سہارے سے ہر ایک چیز کی بقا ہے یہ نہیں کہ اس نے کسی روح اور جسم کو پیدا نہیں کیا یا پیدا کر کے الگ ہو گیا بلکہ وہ فی الواقع ہر ایک جان کی جان ہے اور ہر ایک موجود محض اس سے فیض پا کر قائم رہ سکتا ہے اور فیض پا کر ابدی زندگی حاصل کرتا ہے جیسا کہ ہم بغیر اس کے جی نہیں سکتے ایسا ہی بغیر اس کے ہمارا وجود بھی پیدا نہیں ہوا۔ پس جب کہ وہ ایسا خدا ہے کہ ہماری حیات اور زندگی اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے حکم سے ہمارے وجود کے ذرات ملتے اور علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں تو پھر اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ بغیر اس کی امداد اور فضل کے ہم محض اپنی تدبیروں پر بھروسہ کر کے جی سکتے ہیں کس قدر فاش غلطی ہے۔ نہیں بلکہ ہماری تدبیریں بھی اسی کی طرف سے آتی ہیں ہمارے ذہنوں میں تبھی روشنی پیدا ہوتی ہے جب وہ بخشتا ہے۔ پانی اور ہوا پر بھی ہمارا تصرف نہیں۔ بہت سے اسباب ہیں جو ہمارے اختیار سے باہر اور صرف قبضہ قدرت خدائے تعالیٰ میں ہیں جو ہماری صحت یا عدم صحت پر برا اثر ڈالنے والے ہیں"

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 235 تا 236)

عجیب قدرتیں

○ "اے لوگو! خدا سے ڈرو اور در حقیقت اس سے صلح کر لو اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہاء عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں ان ہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس کے آستانہ پر گرتے ہیں اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آ سکتا ان کی مدد کرتا ہے اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑو گے؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑو گے؟ ہمارے لئے اس کی رضا مندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 241)

قدرت کی مثال

○ "وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر یک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو اور اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرما دیا ہے کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کریں گے کہ نسبتاً و مقابلتاً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہیں۔ اس بات پر بعض نادان لوگ چونک پڑیں گے اور بعض ہنسیں گے اور مجھے دیوانہ قرار دیں گے اور بعض حیرت میں آئیں گے کہ کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کر سکتا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ ہاں بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے۔ وہ عجیب قادر ہے اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ ان کی خدمت کریں اور ایسا ہی جب دنیا پر اس کا غضب مستولی ہوتا ہے اور اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے تو اس کی آنکھ اس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی ان کی شناخت نہ کر سکتا اس کی قدرتیں بے انتہاء ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں انہی کے لئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کا انہی کے لئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو اس کو جانتے ہیں اور اس کی عجائب قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بہت ہیں جن کو ہرگز اس قادر خدا پر ایمان نہیں جس کی آواز کو ہر یک چیز سنتی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 2، 3)

قبولیت دعا کی شرط

○ "کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے آگے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہاء قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا؟ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 20)

خدا تمام تدابیر کا شہتیر ہے

○ "تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟...... اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں۔ جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 22)

حضرت مسیح موعود کی یہ شان تھی کہ آپ خدا کے حکم کے مقابل کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ اپریل 1889ء میں سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی درخواست پر علی گڑھ تشریف لے گئے اور ان ہی کے ہاں قیام فرمایا۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب نے آپ سے وعظ کی درخواست کی۔ باوجود سخت کمزوری کے آپ نے وعظ کرنا قبول کر لیا۔ حضرت صاحب کے اس لیکچر کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا اور سب تیاری مکمل کر لی گئی۔ لیکچر کا وقت قریب آیا آپ کو خدا نے الہام کے ذریعہ تقریر سے روک دیا۔ آپ نے منشاء الٰہی کے ماتحت تقریر کا ارادہ ترک کر دیا۔ سید تفضل حسین صاحب اور دوسرے لوگوں نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ بہت بدنامی ہوگی۔ فرمایا خواہ کچھ ہو ہم تو اپنے پیارے خدا کے حکم کے مطابق کریں گے۔ دوسرے لوگوں نے بھی بہت زور لگایا لیکن آپ نے یہی جواب دیا کہ کیا میں خدا کے حکم کو چھوڑ دوں؟ اس کے حکم کے مقابل مجھے کسی ذلت کی پرواہ نہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ جس زمانہ میں اہل حدیث اور حنفی فرقوں میں شدید تنازعات برپا تھے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اہل حدیث کے مشہور عالم تھے ان سے گفتگو کے لئے لوگ آپ کو لے گئے۔ وہاں آپ نے مولوی صاحب کا دعویٰ سنا اور اس کو درست پایا اور فرمایا میں بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لوگوں نے شور مچا دیا۔ ہار گئے 'ہار گئے' جو شخص آپ کو لے گیا تھا کہنے لگا آپ نے ہمیں ذلیل کیا مگر آپ کوہِ وقار بنے رہے اور لوگوں کے شور و شر کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چونکہ آپ نے بحث کو خالصتاً للہ ترک کیا تھا اس لئے رات کو اللہ تعالیٰ نے خاص خوشنودی کا اظہار فرمایا اور آپ کو الہاماً بتایا۔

"خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(حیات طیبہ ص 42)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے قلم سے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی یاد میں

حضرت میر صاحب مرحوم کے اخلاق و اوصاف اور آپ کا علم و فضل ہماری تعریف سے مستغنی ہے۔ جو شخص بھی آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ کی بات سنتا۔ آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ چند باتیں جو خاکسار کو یاد ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

(1) حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا زمانہ تھا۔ میرے محترم دوست منشی عبدالسمیع صاحب رفیق کپورتھلوی کی دعوت پر میر صاحب کپورتھلہ تشریف لائے۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل آپ کے ساتھ تھے۔ ہمیں آپ کی تشریف آوری سے حد درجہ مسرت ہوئی۔ جمعہ کا خطبہ میر صاحب نے پڑھا۔ رب اشرح لی صدری الخ موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا فلسفہ اور تفسیر آپ نے ایسے دلکش انداز میں بیان فرمائی۔ کہ آج تک مجھے وہ خطبہ یاد ہے۔ گو اس واقعہ پر اڑتالیس سال کے قریب گزر چکے ہیں۔

آپ کی تحریر اور تقریر نہایت برجستہ، جامع اور دلنواز ہوتی تھی۔ اور انداز بیان ایسا مربوط اور پروقار کہ لفظ لفظ سامع کے ذہن میں اترتا چلا جاتا۔ اور اگر کوئی چاہے تو ساری تقریر کو یاد رکھ لے۔ ہر بات کو منطقی دلائل سے ثابت کرنا۔ کلام کو مسلسل اور مربوط رکھنا اور غیر متعلق باتوں سے بکلی پاک رکھنا۔ آپ کی تحریر و تقریر کو سلک مروارید بنا دیتا تھا۔

(2) ہندوؤں کے مایہ ناز فلسفہ اور منطق کے جواب میں آپ کی کتاب "حدوث روح و مادہ" دینی فلسفہ اور علم کلام کی آئینہ دار ہے۔ اور لاجواب کتاب ہے۔

علم مناظرہ میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ ایسے دوٹوک، مختصر، مسکت اور جامع و مانع دلائل پیش فرماتے کہ مخالف نرغے میں آجاتا۔ اور بات کو طول نہ دے سکتا۔ ورنہ مناظرے عام طور پر ادھر ادھر کی باتوں سے طویل ہو جایا کرتے ہیں۔

(3) آپ کا درس حدیث ایک امتیازی شان رکھتا تھا۔ سوز و گداز اور ذوق و شوق سے بھرپور، گویا سامعین کو حضرت نبی کریم ﷺ کی پاک مجلس میں پہنچا دیتا۔ ارشادات نبوی کی حکمتیں۔ اور باریک در باریک معارف آپ ایسے دلنشیں انداز میں بیان فرماتے۔ کہ سامع کی توجہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی منتشر نہ ہوتی۔ اور یہی جی چاہتا کہ آپ بولتے رہیں۔ اور ہم سنتے رہیں۔ اس درس میں آپ پر ایک ربودگی اور وجد کی کیفیت طاری ہوتی اور سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

(4) میر صاحب میں انتظامی قابلیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ لنگر خانے کے افسر اور منتظم تھے۔ اور نہایت متواضع اور منکسر المزاج، مہمان نواز، مہمان کی دلداری کرنا اور اس کی نفسیاتی کیفیت کا اندازہ لگانا آپ کا خاص وصف تھا۔ خاکسار بزمانہ طالب علمی ایک دفعہ مہمان خانہ قادیان میں ٹھہرا ہوا تھا۔ مہمان خانے کے ایک خادم نے نو وارد جان کر مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ کیا کھائیں گے؟ اس سوال سے میرے چہرے پر ملال کے آثار ظاہر تھے۔ میر صاحب نے جو پاس ہی کھڑے تھے۔ فوراً بھانپ لیا۔ اور خادم سے کہا۔ ان سے کچھ نہ پوچھو۔ جس پلڑے میں انہیں ڈالو گے۔ یہ اسی میں پڑ جائیں گے۔ میر صاحب کے یہ الفاظ آج تک میرے لئے خوشی کا باعث ہیں۔

(5) آپ کے ماتحت آپ سے بے حد اخلاص و محبت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا۔ کہ مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعد کھانا باقی نہ رہا۔ دو باورچی ابھی کھانا نہ کھا سکے تھے اور صرف ایک آدمی کے لئے کھانا باقی تھا۔ میر صاحب نے فرمایا۔ دوسرے باورچی کو کھانا کھلانا کوئی ضروری نہیں۔ کسی نے اس دوسرے باورچی کو بتایا۔ کہ میر صاحب نے تمہارے لئے کھانا رکھنے کی پروا تک نہیں کی۔ دوسرا باورچی اس بات سے بہت خوش ہوا۔ اور اس نے کہا۔ کہ تم میر صاحب کی بات کو نہیں سمجھ سکے۔ ان کا مطلب یہ تھا۔ کہ دوسرا باورچی یعنی میں ان کا اپنا آدمی اور مخلص ہوں۔ اگر مجھے کھانا نہ بھی ملا تو شکایت نہیں کروں گا۔ اور میں میر صاحب کی اس ذرہ نوازی سے مسرور ہوں۔ جو شخص اپنے ماتحتوں کے اندر یہ اداشناسی، ایثار اور محبت کے جذبات پیدا کر دے۔ اس کے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کا آپ خود اندازہ لگائیں۔

(6) قادیان کے قریب بھامبڑی نامی ایک گاؤں ہے۔ 1944ء کی بات ہے کہ وہاں باوجود مخالفین کی مزاحمت کے احمدیوں کا جلسہ کامیابی سے ہو گیا۔ اختتام جلسہ پر مخالفین نے احمدیوں پر حملہ کیا۔ اور کوٹھوں پر سے خشت باری کی۔ بڑا نازک وقت تھا۔ میر صاحب نے احمدیوں کو ہاتھ اٹھانے سے روک دیا۔ اور راستے پر ایک لکیر کھینچ دی۔ کہ کوئی احمدی اس سے آگے نہ بڑھے۔ باوجود خشت باری کے آپ وہاں کھڑے رہے اور تدبر حکمت اور شجاعت سے احمدیوں کو اس فساد گاہ سے سلامت نکال لائے۔ گو احمدیوں پر حملہ ہوا تھا۔ مگر پولیس نے بالمقابل دونوں فریق پر مقدمہ قائم کر دیا۔ اور میر صاحب کو بھی مستغاث علیہ گردان لیا گیا۔ اس مقدمہ کے تعلق میں چند باتیں قابل ذکر ہیں۔ جو میر صاحب کی سیرت کو واضح کرتی ہیں۔

(الف) ہم چند وکلاء مقدمہ کی پیروی کرتے تھے۔ دھاریوال یا گورداسپور میں پیشی ہوتی تھی۔ دوران مقدمہ میں رمضان شریف آگیا۔ میر صاحب فجر کی نماز کے بعد بیت اقصیٰ قادیان میں درس دے کر بذریعہ موٹر دھاریوال پہنچ جاتے۔ باوجود مقدمہ کی پیشی کے آپ نے درس میں ناغہ نہ ہونے دیا۔

(ب) فریق مخالف کے بعض اشخاص کو میر صاحب بڑی مہربانی سے عدالت سے باہر اپنے پاس بٹھاتے۔ انہیں وعظ و تلقین کرتے۔ اور کسی قسم کا بغض و کینہ آپ کی طبیعت میں نہ تھا۔

(ج) فریق ثانی کے وکیل نے میر صاحب پر جرح کی۔ اور یہ سوال بھی کیا۔ کہ بھامبڑی والوں نے آپ کے جلسے میں مزاحمت کی۔ اس لئے آپ کے دل میں ان کے خلاف غم و غصہ ضرور پیدا ہوا ہوگا؟ میر صاحب نے برجستہ جواب دیا۔ کہ غم و غصہ نہیں۔ بلکہ رحم اور ہمدردی کے جذبات میرے دل میں آپ کے موکلوں کے لئے پیدا ہوئے۔ اس جواب سے مجسٹریٹ متبسم اور محظوظ ہوا۔ اور وکیل فریق ثانی شرمسار۔

(د) مجسٹریٹ میر صاحب سے باادب پیش آتا تھا۔ لیکن خاکسار نے دیکھا۔ کہ میر صاحب عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے۔ تو تین چار منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے۔ ہم سب بھی تعظیماً کھڑے رہتے۔ حتیٰ کہ میر صاحب کٹہرے سے باہر نکلتے۔ اور پھر ہم سب کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔ یہ ماجرا میں نے کئی بار دیکھا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آخر ایک دن میں نے میر صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا۔ آپ چشم پر آب ہو گئے۔ فرمانے لگے۔ کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا۔ اس لئے جب کبھی مجھے عدالت میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کی یاد میں چند منٹ میں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں۔

میر صاحب حضرت مسیح موعود کے عزیز تھے۔ اور آپ نے حضرت صاحب کے دامن تربیت میں پرورش پائی تھی۔ اور نہایت قریب سے حضور کو دیکھا تھا اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت میر صاحب کو حضرت مسیح موعود سے کس قدر عشق و محبت اور والہیت تھی۔

ذوق ایں بادہ نیابی بخدا تا نچشی

عبدالحمید چوہدری صاحب

ہم اپنے بچوں کو اپاہج اور مفلوج بنا رہے ہیں.

ہر بچے کو سائنسی مضامین پڑھائے جائیں

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے انٹرویو سے ایک اقتباس

یکم جنوری 1980ء کو رات گیارہ بجے روزنامہ جنگ کراچی کے ایڈیٹر انچیف میر خلیل الرحمان نے اپنے دو وقائع نگاروں رضی الدین اور مرزا سلیم بیگ کے ساتھ بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام کا سٹیٹ گیسٹ ہاؤس "قصر ناز" وکٹوریہ روڈ۔ کراچی میں انٹرویو لیا۔ میں بھی اس موقع پر وہیں تھا۔ اس انٹرویو سے ایک سوال اور اسکا جواب۔

سوال آپ کو یہ اعزاز حاصل رہا ہے کہ آپ 1961ء سے 1974ء تک پاکستان کے تین سربراہان حکومت کے اعلیٰ سائنسی مشیر رہے ہیں اور موجودہ نظام تعلیم کی تشکیل میں آپ کا کلیدی کردار رہا ہے آپ کے خیال میں ہمارا موجودہ نظام تعلیم دنیا کے جدید تقاضوں کو کس حد تک پورا کر سکتا ہے۔

جواب ہمارا موجودہ نظام تعلیم اتنا ناقص ہے کہ دنیا کے جدید تقاضوں کو قطعی پورا نہیں کر سکتا۔ یہ تو جانے دیجئے کہ ہم کتنے فی صد لوگوں کو پڑھا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہم انہیں پڑھا کیا رہے ہیں۔ میرے خیال سے ہر بچے کو سائنس و ٹیکنالوجی کی تعلیم نہ دینا اتنا بڑا جرم ہے کہ جس کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اپنے بچوں کو اپاہج اور مفلوج بنا رہے ہیں۔ جو ہرگز اس ماڈرن دنیا کے قابل نہیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ آرٹس اور سائنس میں شروع سے تفریق رکھی جائے۔ حالانکہ یہ ایسی بے ہودگی ہے کہ دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہوتی۔ آپ چین، جاپان، کوریا کو لے لیجئے وہاں ہر بچے کو سائنس پڑھنی پڑتی ہے۔ وہاں کا جو نصاب ہے اس میں ریاضی، طبیعات اور کیمیا لازمی طور پر شامل ہوتے ہیں۔ خاص طور سے چین میں ایک 17 سال کی عمر کے طالب علم کے لئے نصاب میں بارہ مضامین ہوتے ہیں ان میں طبیعات، کیمیا، حیاتیات (بیالوجی)، ریاضی، ٹیکنالوجی کا ایک مضمون، چینی زبان اور دو غیر ملکی زبانیں شامل ہوتی ہیں ہمارے یہاں تو بس تین چار مضامین لے لئے جاتے ہیں اور وہ بھی بالکل آسان مضمون ہوتے ہیں۔ اور اس پر یہ سمجھتے ہیں کہ بچے پر بڑا ظلم کر دیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں جب اٹلی گیا تو میں نے سوچا یہاں بچوں کی تعلیم کا کیا ہوگا۔ اٹلی میں تو نئی زبان سیکھنی پڑے گی۔ وہاں سرن میں ایک پروفیسر صاحب میرے دوست ہیں وہ کہنے لگے کہ کیا تمہارے بچے کوئی خاص بچے ہیں۔ یہاں ہمارے بچے تو چار چار زبانیں پڑھتے ہیں اس کے علاوہ سائنس بھی پڑھتے ہیں اور دیگر علوم بھی سیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو چار چار زبانیں سیکھنی چاہئیں ان پر بوجھ نہ ڈالنا بڑا جرم ہے خود یورپ میں طالب علم کو کئی کئی زبانیں پڑھنا پڑتی ہیں۔ ٹیکنالوجی کے لحاظ سے میں نے اٹلی میں دیکھا کہ ایک معمولی آدمی بھی چاہے وہ ڈرائیور یا مزدور ہی کیوں نہ ہو روزمرہ زندگی کے بہت سے کام جانتا ہے اور خود کر لیتا ہے۔ وہ لوگ دھات سازی، پلمبنگ اور چھوٹی موٹی مرمت کے کام خود کر لیتے ہیں ان میں سے ہر ایک اس قابل ہوتا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورو- متحدہ یورپ کی مجوزہ کرنسی

1945ء میں آج سے 53 سال پہلے جنگ عظیم دوئم کے خاتمے پر کون سوچ بھی سکتا تھا کہ 1999ء میں تمام یورپ ایک اقتصادی اتحاد سے منسلک ہو جائے گا۔ اور اسکو یونائیٹڈ سٹیٹس آف یورپ کی طرف لے جانے کے لئے پہلا قدم ثابت ہو گا۔

یورو اب کوئی فرضی یا تصوراتی بات نہیں بلکہ ایک ٹھوس حقیقت کے طور پر سامنے آرہا ہے۔ اقتصادی اور مالیاتی طور پر متحدہ یورپ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے یہ ایک چیلنج بھی ہو سکتا ہے ترقی اور ایک اعلیٰ تبدیلی کا عظیم موقع بھی ویسے کہنے والے کہتے ہیں یہ ایک جوا بھی ثابت ہو سکتا ہے یا ایک انقلابی تبدیلی کے لئے ایک مہمیز بھی۔

1957ء میں روم کے شہر میں یورپ کے چھ اہم ممالک کی کانفرنس ہوئی جہاں یورو کا منصوبہ سب سے پہلے پیش کیا گیا اور اسی کانفرنس میں معاہدہ روم تکمیل پایا جس کی رو سے ان ممالک نے ایک اقتصادی اتحاد کی منظوری دی۔

اسی معاہدہ کی رو سے یورپین مانیٹری یونین (ای- ایم- یو) اپنا کام یکم جنوری 1999ء سے شروع کر دے گی ماسٹرکٹ (Mastrict) معاہدہ کی رو سے ای- ایم- یو نے یہ تاریخ مقرر کی تھی جس کی ان تمام ملکوں کی پارلیمنٹوں نے توثیق کر دی تھی۔

ای- ایم- یو کا بنیادی خیال دراصل جرمنی اور فرانس کی طرف سے سب سے پہلے پیش کیا گیا تھا۔ اور یہی دو ممالک یورپ کی اقتصادی اور مالیاتی یونین کے قیام کے لئے ہمیشہ سرگرم رہے ہیں۔ اور ایک متحدہ یورپ اس کا آخری نقطہ ہو گا جس کے لئے جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل نے اپنا سیاسی کیریئر داؤ پر لگا رکھا ہے۔

اب صورت یہ ہے کہ یہ سنگل کرنسی زون گیارہ ملکوں پر مشتمل ہو گا۔ ماسٹرکٹ معاہدے کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کوئی ملک اس معاہدے میں شامل ہونے کے بعد اس کو اپنی مرضی سے چھوڑ نہیں سکتا۔ اس لئے اس میں شامل ہونے کی شرط ناقابل تنسیخ قرار پائی اس لئے یورو، یورپین یونین ممالک میں اس معاملے میں تمام اختلافات کو ختم کر دے گا اور مختلف ممالک کی کرنسیوں میں جو اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے اس کا بھی سدباب کرے گا۔ اس وقت جو تاجر یورپ کے ساتھ تجارت کرتے ہیں وہ امریکی ڈالر میں ہی کاروباری بات چیت اور فیصلے کرتے ہیں۔ لیکن یورو کے آنے کے بعد صورت حال تبدیل ہو جائے گی اور انہیں ڈالر کو چھوڑ کر یورو میں اپنی تجارت کرنی ہو گی۔

اسی طرح پاکستانی درآمد برآمد کنندگان بنکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں کو جو یورپ سے کاروبار کرتے ہیں ان کو بھی اب فیصلہ کرنا ہو گا کہ وہ کون سا راستہ اختیار کریں۔ لیکن یہ اس بات پر بھی منحصر ہو گا کہ جن اداروں سے کاروبار کیا جا رہا ہے کیا وہ یورو میں کاروبار کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یکم جنوری 1999ء تو بس اب آنے ہی والی ہے اور پاکستانی بنکوں اور تاجروں کے لئے 3 ماہ سے بھی کم مدت باقی رہ گئی ہے کہ وہ اس بارے میں اپنا فیصلہ کرلیں۔

یورپین یونین کے ممالک دنیا کی تجارت میں 20ء9 فی صد کے ممالک ہیں جبکہ امریکہ کا اس میں حصہ 19ء6 فی صد ہے۔ اور جاپان کا صرف 5ء0 فی صد یورپین یونین کے تمام ممالک کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر (1995ء میں) 349ء8 بلین یو- ایس- ڈالر کے برابر تھے۔ جبکہ امریکہ کے ذخائر صرف 49ء1 بلین اور جاپان کے 172ء4 بلین یو- ایس- ڈالر کے برابر تھے۔

اس امر میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یورو دنیا کی دوسری بڑی کرنسی کا درجہ جلد ہی حاصل کر لے گی اہم اقتصادی حلقوں میں اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ دنیا کی تجارت میں امریکن ڈالر کے مقابلے میں یورو کا استعمال جلد ہی بڑھ جائے گا۔ اور اعداد و شمار بھی اس معاملے میں اس خیال کی تائید کرتے ہیں پندرہ یورپین یونین کے ملکوں کی کل آبادی 370 ملین لوگوں پر مشتمل ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں امریکہ کی آبادی 263 ملین نفوس پر مشتمل ہے۔ اور جاپان کی آبادی صرف 125 ملین ہے۔ اس لئے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ یورو بین الاقوامی ریزرو اثاثے کے طور پر استعمال کیا جانے لگے گا۔ جس سے امریکی ڈالر کا مقام نیچے کی طرف گر جائے گا۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ امریکہ اس گھمبیر صورت حال سے نمٹنے کے کیا طریق اختیار کرتا ہے۔ جس میں دونوں طریقے استعمال کئے جاسکتے ہیں کہ امریکہ ڈالر کی پوزیشن بہتر بنانے کے لئے کوشش کرے اور ساتھ ہی ساتھ "یورو" کی پوزیشن کو کمزور کرنے کی لئے بھی کوششیں جاری رکھے۔

یورو کا راستہ مشکلات سے بھرپور ہے۔ صرف پارلیمنٹوں کی قراردادوں سے مختلف ملکوں میں پائی جانے والی صدیوں پرانی نفرتوں اور کدورتوں کا فوری طور پر مٹ جانا مشکل امر معلوم ہوتا ہے۔ پھر تمام چھوٹے یورپین ملکوں کا عام آدمی اس سوچ میں ابھی سے مبتلا ہے کہ کہیں ایک بڑا ملک یعنی جرمنی اس راستے سے اپنا غلبہ دوسرے ممالک پر قائم کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اور اگر حالات کبھی پلٹا کھائیں تو ایسا ممکن بھی ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک دفعہ یہ اتحاد بھی پارہ پارہ ہو سکتا ہے لیکن ابھی کچھ اس کے متعلق نہیں کہا جاسکتا بلکہ وقت ہی بتائے گا کہ مستقبل میں یورپین یونین کے لئے کیا مقدر ہے۔ ایک عظیم الشان مستقبل یا پھر وہی خانہ خرابی۔

(ماخوذ- دی نیوز- 3- اگست 1998ء)

☆......☆......☆......☆

رضوان احمد جانی

ابنِ ہشام

ابن ہشام کا نام ذہن میں آتے ہی اکثر لوگوں کے ذہن میں ایک نام آتا ہے اور وہ ہے سیرت ابن ہشام۔ جس طرح بعض نیک لوگوں اور اولیاء کرام کی سیرت بیان کرتے ہوئے ان کے نام سے پہلے سیرت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ کیا اسی طرح سیرت ابن ہشام، ابن ہشام کی سیرت ہے تو اس کا جواب ہے کہ جی نہیں۔ بلکہ سیرت ابن ہشام سے مراد آنحضورؐ کی وہ سیرت ہے جو ابن ہشام نے مرتب کی ہے لیکن عرف عام میں یہ سیرت ابن ہشام کے نام سے ہی مشہور ہے۔

آنحضورؐ کی سیرت طیبہ بیان کرنے میں جن لوگوں کو عالمگیر شہرت اور دوام حاصل ہوا ان میں ابن اسحٰق اور ابن ہشام کے نام سرفہرست ہیں۔

ولادت

ابن ہشام کا پورا نام ابو محمد عبدالملک بن ایوب الحمیری المعافری ہے۔ قبیلہ حمیر کی شاخ معافر سے تعلق تھا۔ یہ لوگ مصر میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابن ہشام کی پیدائش بصرہ میں ہوئی مگر اپنی عمر کے ابتدائی ایام میں مصر چلے گئے تھے۔ تاریخ ولادت کے متعلق کوئی روایت نہیں ملتی۔

علم و فضل

ابن ہشام اپنے زمانے کے علماء میں شمار ہوتے تھے اور مختلف علوم میں ماہر تھے۔ آپ کو نحو، لغت اور عربیت میں امامت کا درجہ حاصل تھا۔ آپ امام شافعیؒ سے بھی مستفید ہوئے۔ آپ نے سیرت طیبہ کے علاوہ بھی کتب تحریر کیں جن میں تاریخ سلاطین حمیر اور کتاب التیجان وغیرہ شامل ہیں لیکن اصل وجہ شہرت سیرت طیبہ سے حاصل ہوئی جس کو دوام حاصل ہوا۔

آپ نے سیرت ابن اسحٰق کو مزید وسعت اس لحاظ سے دی کہ اس میں شامل غریب الفاظ کی تشریح کی، نسب ناموں کی تصحیح کی، اشعار میں اضافہ کیا اور واضح کر دیا کہ فلاں شعر فلاں روایت میں ملتے ہیں اور فلاں نہیں ملتے۔ گویا اس کتاب کو اس لحاظ سے مرتب کر دیا کہ اصل کتاب جو ابن اسحٰق نے تحریر کی تھی، سے لوگ بے نیاز ہو گئے اور ہر طرف ابن ہشام کا ہی بیان باقی رہ گیا۔

تراجم

اس کتاب کے ترجمے مختلف زبانوں میں ہوئے مثلاً فارسی، انگریزی، جرمن اور فرانسیسی وغیرہ۔

مولانا شبلیؒ نے فارسی ترجمے کا ایک قلمی نسخہ الہ آباد میں دیکھا جو شیخ سعدیؒ کے زمانے میں ابوبکر سعد زنگی کے حکم سے ہوا۔ اردو میں پہلا ترجمہ مولوی انشاء اللہ خاں نے مولوی محمد عبدالحلیم رودولوی کی مدد سے کیا جو کہ تین جلدوں میں شائع ہوا۔ اس کے بعد سیرت ابن ہشام کے کئی ترجمے اردو زبان میں ہو چکے ہیں۔

وفات

وفات کے متعلق روایتوں میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک سن وفات 213ھ (828ء) اور بعض کے نزدیک 218ھ (833ء) ہے۔ آپ کی تدفین فسطاط میں ہوئی جسے فاتح مصر عمرو بن العاصؓ نے آباد کیا تھا اور آجکل قاہرہ کا ایک حصہ ہے۔

تعارف

ماہنامہ احمدیہ گزٹ

(ٹورانٹو - کینیڈا)

ماہنامہ احمدیہ گزٹ ٹورانٹو کینیڈا سے شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی تربیتی و دینی مجلہ ہے۔ یہ جماعتی رسالہ تین زبانوں یعنی اردو انگریزی اور فرنچ میں شائع ہوتا ہے۔ اس وقت مئی 98ء کا شمارہ زیر نظر ہے جو خلافت نمبر ہے۔ اس کے نگران مکرم نسیم مہدی صاحب امیر و مربی انچارج کینیڈا ہیں جبکہ مدیر اعلیٰ حسن محمد خان ... اور مدیران ہدایت اللہ ہادی صاحب، عبدالحمید عبدالرحمان صاحب اور معاونات طاہرہ ہادی، نوروز ملک روزی اور آنسہ طلعت ہیں۔ جبکہ مینیجر کے فرائض خلیفہ عبدالوکیل صاحب ادا کرتے ہیں۔ اردو حصے میں قرآن مجید، حدیث النبی اور ارشادات حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ 13- مارچ 1998ء کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔

اس کے بعد رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے شمارہ جون جولائی 1908ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ایک قیمتی مضمون درج کیا گیا ہے جو حضور نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر رقم فرمایا تھا۔ یہ قیمتی تبرک شائع کرنے پر ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا بلاشبہ مبارکباد کا مستحق ہے۔

بعد ازاں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم درج ہے عنوان ہے۔

"جب تو گیا تو دوسری قدرت بھی آگئی"

اس کے بعد "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے عنوان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر کبیر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا اقتباس درج کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد ہے مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب کا مضمون' خلیفہ وقت کی حفاظت کے بارے میں خدائی تعلیم۔ اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالغفور عبدل صاحب کی نظم دی گئی ہے جس کا عنوان ہے "برکات خلافت"۔ اس کے بعد اعلانات کی باری آتی ہے۔ اردو حصہ 24 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد ایک فرنچ صفحہ ہے اس کی راقمہ مکرمہ نورین چوہدری صاحبہ مونٹریال ہیں۔

انگریزی حصے میں جو 24 صفحات پر ممتد ہے۔ قرآن و حدیث کے بعد حضرت مسیح موعود کے ارشادات دربارہ خلافت۔ قدرت ثانیہ کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ بعد ازاں اطاعت و فرمانبرداری کے بارے میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا ارشاد درج کیا گیا ہے۔ بعد ازاں اولیاء کے متعلق کچھ باتیں ایک صفحے کا مضمون ہے۔ انگریزی حصے کا خاص مضمون ایم ٹی اے۔ آسمانی سکیم کے عنوان سے مکرم ایس ایم شہاب صاحب سسکاٹون کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد مکرم ذکریا ورک صاحب نے ریاضی اور فلکیات میں مسلمانوں کی خدمات کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ اور آخری مضمون ہے حسن محمد خان صاحب کا جو ایک تقریر ہے جو آپ نے یکم مئی 1998ء یوم مسیح موعود کے موقع پر مارچ 1998ء میں بیت النور ٹورانٹو میں کی تھی۔ اس کا عنوان ہے "حضرت مسیح موعود کی بعثت کا اثر" اور آخر میں مکرم بارک زئی صاحب کا مضمون دیا گیا ہے۔ عنوان ہے "سلطان صلاح الدین اور ایک امیر یہودی"۔

(ی س ش)

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 2

مگر جو دنیا کے فلسفی ہیں وہ اس بات کو لئے پھرتے ہیں کہ کوشش کرو کہ کوئی خواہش نہ رہے۔

فرمایا:۔ یہ بات تو بڑی گہری ہے اس پر تو دنیا کے بڑے بڑے مذہب بنے ہوئے ہیں۔ بدھ ازم کیا ہے؟ بدھ ازم کا خلاصہ یہی ہے کہ اپنے دل سے ہر خواہش کو نوچ کے پھینک دو۔ کہتے ہیں پھر اس کو بدھی یعنی عقل مل جاتی ہے۔ اسی طرح تاؤ ازم ہے اس میں یہی مضمون ہے۔ خواہشیں ختم ہو جائیں۔ اپنے دل میں ڈوب جاؤ دنیا سے بے پرواہ ہو جاؤ ہندوؤں کے جوگیوں کا جو طبقہ ہے وہ لوگ بھی یہی سوچتے ہیں۔

بہت سے اور اس قسم کے مذاہب ہیں جن کو ہم کہتے ہیں Ascetic وہ دنیا سے بھاگتے ہیں اور کہتے ہیں تعلق توڑ لو۔ اس میں تمہاری جنت ہے۔

فرمایا:۔ اگر دنیا سے بالکل تعلق ٹوٹ جائے تو مطلب ہے کوئی خواہش نہیں رہی۔ اور جب کوئی خواہش نہیں رہی تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ مگر رسول ﷺ نے اس مضمون کو زیادہ حکمت کے ساتھ بیان فرمایا ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان دنیا میں رہے اور تعلق ٹوٹ جائے یہ تو رہے گا۔

لیکن اگر اللہ سے تعلق ہو اور یہ ہو کہ جو مل جائے گا ٹھیک ہے خدا نے دیا ہے نہ ملا کوئی حرج نہیں۔ اللہ نے نہیں دیا تو ٹھیک ہے۔ یہ اچھی زندگی ہے۔ خواہش کو توڑنا نہیں بلکہ قناعت پیدا کرنا۔ قرآن نے یہ مضمون پیش کیا ہے۔

جو ہے اس پر قانع ہو جاؤ پھر تمہیں Peace ملے گی اور یہی سچی حقیقت ہے۔

جو خواہشیں پوری ہوں مزے۔ جو نہ پوری ہوں اس پہ بھی مزہ۔ میرے اللہ نے نہیں چاہا ٹھیک ہے میں اسی پہ خوش ہوں۔ ایسی زندگی جنت بن جاتی ہے ہر بات پہ راضی۔ اس کو قناعت کہتے ہیں۔

بنیادی زندگی کا یہ فلسفہ ہے۔ اس میں انسان محنت' کوشش سے بھاگتا نہیں ہے بلکہ زندگی کو نیچے کرتا ہے اپنے۔ اس پر غالب آجاتا ہے۔

تو یہ مطلب تھا

تجھ کو ہو گر یقینِ اجابت دعا نہ مانگ

غالب فلسفیوں کی باتیں کر رہا ہے کہ تجھے اگر اجابت کا یقین ہو جائے تو دعا نہ مانگ۔

یعنی بغیر یک دلِ بے مدعا نہ مانگ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

ہے کہ گھریلو استعمال کی بجلی کی اشیاء مرمت کر سکے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہاں ہر بچے کے لئے سائنس و ٹیکنالوجی کی تعلیم لازمی ہے۔ انہیں کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ فلاں کام خود نہیں کر سکیں گے۔ اس لحاظ سے ہماری تعلیم بہت ہی ناکارہ ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کے نتیجے میں ہم اپنے بچوں کو اپاہج بنا رہے ہیں جب تک آپ آرٹس والے کو سائنس اور سائنس والے کو آرٹس نہیں پڑھائیں گے یہی حال رہے گا۔ سائنس والوں پر سب سے بڑا الزام یہی ہے کہ انہیں لکھنا نہیں آتا اور یہ اس لئے کہ ہماری تعلیم یک طرفہ ہوتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز مدیر خالد و استاد جامعہ احمدیہ کے خسر مکرم حبیب احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سنت نگر لاہور سابق آفیسر نیشنل بینک ابن مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب برین ٹیومر کے اپریشن کے بعد اتفاق ہسپتال لاہور میں 20۔ ستمبر 98ء کو بعمر 56 سال وفات پاگئے۔

آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے 21۔ ستمبر 98ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ اور اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد برائے تعلیم القرآن نے دعا کروائی۔

محترم حبیب احمد خان صاحب حضرت قاضی سید حبیب اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ' تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب کی خدمت میں مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم نواب خان صاحب مرحوم سکنہ مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین بعمر 78 سال مورخہ 98-9-20 کو سہ پہر چار بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔

مرحومہ محترم شبیر احمد صاحب ثاقب استاد جامعہ احمدیہ کی والدہ تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو خدا کے فضل سے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ موصوفہ کا جنازہ مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے مورخہ 98-9-21 کو پڑھایا قبر تیار ہونے پر مکرم وکیل التعلیم صاحب نے دعا کرائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب انچارج دفتر شعبہ تاریخ احمدیت و نائب ایڈیٹر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کو دوسرے بیٹے کے پندرہ سال بعد مورخہ 16۔ ستمبر 98ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام طاہر احمد محمود تجویز ہوا ہے نومولود مکرم چوہدری شہباز خان صاحب باجوہ آف چونڈہ کا پوتا اور مکرم چوہدری ظفر اللہ وڑائچ صاحب قاضی دارالقضاء ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر۔ سعادت مند۔ متقی اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن الفضل ربوہ کے بھائی مکرم عبدالحمید مجید صاحب کو چار بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13۔ ستمبر 1998ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود کا نام "عریف احمد وقار" تجویز ہوا ہے وقف جدید کے ننھے مجاہدین میں بھی بفضل تعالیٰ شامل ہے یہ بچہ مکرم نجم الدین صاحب شہید آف درہ شیر خان جموں و کشمیر کا پوتا اور مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم آف درہ شیر خان جموں و کشمیر کا نواسہ ہے۔

نیک' صالح خادم دین' باعمر ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالمنان کوثر صاحب کارکن ماہنامہ انصار اللہ کی والدہ محترمہ ولایت بیگم صاحبہ کو اچانک دل کی تکلیف ہوئی ہے۔ اور سی سی یو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ مکرم طارق محمود ناصر انچارج دفتر شعبہ سمعی و بصری خدام الاحمدیہ کے خالو مکرم ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور عرصہ چند ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

○ مکرم ندیم احمد ظفر مکان نمبر 2/11 دارالنصر الف ربوہ ایک بہت بڑی پریشانی میں مبتلا ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم پیرزادہ ظفر اللہ اقبال ہاشمی صاحب کیولری گراؤنڈ۔ لاہور چھاؤنی لکھتے ہیں۔ مکرم شیخ نثار احمد صاحب مورخہ 98-8-22 کو لاہور میں 85 سال کی عمر میں اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ مرحوم بہت ہی مخلص احمدی اور ائمہ جماعت سے بہت محبت رکھنے والے انسان تھے۔ جب تک صحت ٹھیک رہی الفضل میں اکثر مضامین لکھتے رہتے تھے۔ 98-8-24 کو ان کی نماز جنازہ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اسی شام تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں ہوئی۔ احباب جماعت ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امداد طلباء

مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 21 ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
22- ستمبر غروب آفتاب 6-07
23- ستمبر طلوع آفتاب 5-55

عالمی خبریں

کابل شہر کے گنجان آباد علاقے پر راکٹوں کے حملے سے 16- افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے- یہ راکٹ احمد شاہ مسعود گروپ نے گرائے ہیں- تین مکان مکمل طور پر تباہ ہو گئے طالبان نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ وہ شہری علاقوں پر مخالفین کے بزدلانہ حملوں کا نوٹس لے- مبصرین کا کہنا ہے کہ بامیان پر طالبان کے قبضے کے بعد مخالف فوجوں کی یہ سب سے بڑی کارروائی ہے-

ایران نے دوست ممالک سے کہا ہے کہ جو طالبان سے تعلقات رکھے گا اس سے ہمارے تعلقات متاثر ہوں گے- پارلیمنٹ کے سپیکر علی ناطق نوری نے کہا ہے کہ طالبان کے خلاف ایران کی پوزیشن واضح ہے ان کے لئے ہمدردانہ الفاظ یا ذاتی پیغامات پر کوئی توجہ نہیں دی جائے گی-

افغانستان میں ایرانی سفارت کاروں کے قتل کے بعد ایران میں افغان مہاجروں پر حملے بڑھ گئے ہیں- اب تک 150 مہاجرین ہلاک ہو چکے ہیں- اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ ایرانی حکومت پناہ گزینوں کی حفاظت کی ذمہ دار ہے- ایرانی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ افغان مہاجرین کو ہراساں کرنے کی خبریں بے بنیاد ہیں-

الجزائر میں خوفناک بم دھماکہ ہونے سے 25- افراد ہلاک اور 107 زخمی ہو گئے- حکام نے اسلامی عسکریت پسندوں کو دھماکے کا ذمہ دار قرار دے دیا ہے- مرنے والوں اور زخمیوں میں زیادہ تعداد بچوں کی ہے-

کانگو کے صدر کابیلا اقوام متحدہ کی پابندیوں کو توڑتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز لیبیا پہنچ گئے-

فلپائن میں بحری جہاز غرق ہونے سے سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہو گئے- یہ حادثہ شدید طوفان کے باعث خلیج منیلا میں پیش آیا- چودہ ہزار ٹن وزنی جہاز پرنس آف دی اورینٹ منیلا سے ایک وسطی شہر کی طرف جا رہا تھا- جہاز میں کل 450 افراد سوار تھے- بد قسمت جہاز کئی گھنٹے تک مدد کے سگنل نشر کرتا رہا-

بھارتی اخبار دی ہندو نے پیشگوئی کی ہے کہ بھارتی وزیر اعظم واجپائی کے سیاسی کیریئر کا بہت جلد خاتمہ ہونے والا ہے-

نائیجیریا نے انسانی حقوق کے سفیر کو ملک میں داخلے کی اجازت دے دی ہے- مبصرین کا خیال ہے کہ صدر جنرل عبد السلام ابو بکر کا یہ اقدام ملک میں انسانی حقوق کی صورت حال بہتر بنانے کی طرف اشارہ ہے-

یوگنڈا میں امریکی تنصیبات پر حملے کا منصوبہ پکڑا گیا- 18- مشتبہ افراد کو گرفتار کر لئے گئے-

ملائیشیا کے سابق نائب وزیر اعظم انور ابراہیم کو گرفتار کر لیا گیا- گرفتاری کے وقت وہ پریس کانفرنس کر رہے تھے- صدر مہاتیر محمد کے گھر کے باہر مظاہرہ کیا گیا-

بھارتی کمیونسٹ پارٹی نے وزیر داخلہ ایڈوانی سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ حالات کی خرابی کے وہی ذمہ دار ہیں بابری مسجد بھی انہوں نے ہی شہید کروائی-

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر سری نگر کی مسجد صدیق اکبر پر حملہ کر کے امام سمیت 5- افراد کو شہید کر دیا- فوجیوں نے مسجد میں داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کر دی-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

کوٹ ادو میں دہشت گردی کے ایک واقعہ میں 4- افراد ہلاک اور 20- زخمی ہو گئے- دو موٹر سائیکل سواروں نے خود کار ہتھیاروں سے مذہبی اجتماع پر اندھا دھند گولیاں برسائیں اور فرار ہو گئے- 8- زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے موضع سرائے فضل میں مجلس عزا جاری تھی کہ موٹر سائیکل سواروں نے اچانک فائر کھول دیا- فقہ جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ حکومت دہشت گردی کے خاتمہ میں ناکام ہو چکی ہے- اب تک کوئی بڑا دہشت گرد گرفتار نہیں ہوا ہے-

قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اور امریکہ کو یہ بات پہنچادی ہے-

پاکستان نے سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے لئے چار شرائط پیش کر دی ہیں ان میں پاکستان پر عائد فوجی اقتصادی پابندیاں ختم کرنے' قرضے جاری کرنے' عالمی مالیاتی اداروں کو امداد دینے کی کھلی اجازت' مسئلہ کشمیر کا پر امن حل' بھارت کے برابر درجہ دینے کے مطالبات شامل ہیں-

گوجرانوالہ میں پولیس سے مقابلے میں قتل اور ڈکیتیوں کے دو ملزم ہلاک ہو گئے- چار ڈاکو دو ٹرک روک کر لوٹ رہے تھے کہ پولیس کے پہنچنے پر فائرنگ شروع کر دی- جوابی حملے سے دو ہلاک اور دو فرار ہو گئے-

پاکستان نے صحارا کپ جیت لیا- آخری میچ میں بھی بھارت کو ہرا دیا- پاکستان نے 4 اور بھارت نے ایک میچ جیتا- آخری میچ میں عامر سہیل 97 رنز بنا کر مین آف دی میچ رہے- جبکہ انضمام الحق کو مین آف دی سیریز قرار دیا گیا- بھارتی کپتان اظہر الدین نے آخری میچ میں سنچری بنائی- اس سے قبل چوتھے میچ میں آفریدی نے سنچری بنائی انضمام نے 78 عامر سہیل نے 46 اور سلیم ملک نے 39 رنز بنائے-

تحریک نفاذ شریعت مالاکنڈ کے امیر مولانا صوفی محمد نے کہا ہے کہ شریعت بل کے حق میں تحریک چلائی جائے گی- پہلا جلسہ عام 4- اکتوبر کو ظفر پارک بٹ خیلہ میں ہو گا-

سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو نے کہا ہے کہ وہ حکمرانوں کے خلاف کرپشن کے ریفرنس دائر کریں گے-

شہباز شریف نے ارکان اسمبلی کو بلا زمتوں میں کوٹہ دینے سے انکار کر دیا- انہوں نے کہا کہ کسی حکومت کی مقبولیت کا سبب ارکان اسمبلی کو ملازمتوں کے کوٹے نہیں بلکہ اس کی پالیسیاں ہوتی ہیں-

وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کی تقسیم کے خواب دیکھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں- تمام ارکان وزیر اعظم نواز شریف کی قیادت میں متحد ہیں- شریعت بل کے حوالے سے پارٹی میں کوئی اختلاف نہیں-

چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ عدلیہ کو کسی قانون میں تبدیلی کا اختیار حاصل ہے- قانون کی حکمرانی کے بغیر جمہوریت پنپ نہیں سکتی- انہوں نے کراچی کے معاملات پر بے حد تشویش کا اظہار کیا ہے-

حکومت نے پولیس میں ڈی ایس پی اور اے ایس پی کے عہدوں تک فوج کے افسران کو لگانے کا فیصلہ کیا ہے- ابتدائی طور پر 70 فوجی کپتانوں کے نام طلب کر لئے گئے ہیں یہ فیصلہ پولیس میں کرپٹ افسروں کی تعداد بڑھنے کے پیش نظر کیا گیا ہے حکومت نے کرپٹ افسروں کے نام طلب کر لئے ہیں-

ایک خبر رساں ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم نے منظور وٹو کو گرفتار کرنے کی اجازت دے دی ہے- پنجاب حکومت نے تیاریاں مکمل کر لی ہیں-

لائن آف کنٹرول پر بھارتی فوج کی شدید گولہ باری سے پاک فوج الرٹ ہو گئی- ایک شہری شہید اور متعدد زخمی ہو گئے-

امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت کا اعلان دھوکہ تھا حکومت مزید نہیں چلنے دیں گے- حکمرانوں نے افغانستان پر امریکی حملہ سے توجہ ہٹانے کے لئے اس کا اعلان کیا تھا- ارکان اسمبلی کی اکثریت دفعہ 62' 63 پر پوری نہیں اترتی ان سے نفاذ شریعت ممکن ہی نہیں-

کراچی میں اقلیتی رکن قومی اسمبلی کے بھائی سمیت 4- افراد قتل ہو گئے-

مسلم لیگی رکن قومی اسمبلی خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ نہ تو مسلم لیگ میں فارورڈ بلاک بنے گا نہ غیر اعلانیہ گروپ- نواز شریف کی قیادت کو کوئی خطرہ نہیں- ہم سب مسلم لیگ کے ممبر ہیں اور بھاری مینڈیٹ لے کر آئے ہیں-

اساتذہ پر تشدد کے خلاف پولیس ملازمین کے بچے سکولوں سے نکالنے کی دھمکی دی گئی-

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طلحہ اینڈ سنز فون 213156

فروخت دوکان و مکان
● برقبہ 7 مرلہ برمشتمل 2 دوکانات (تمام سہولیات سے آراستہ)
● خاکسار کا اپنا مکان واقع 3/11 دار الرحمت بازار قابل فروخت ہے- ضرورت منداحباب فوری رابطہ کریں- (مصطفیٰ کامران)
☎: 042-6671855

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ- کینسر- بلڈ پریشر- تپ دق- السر ایگزیما- نرینہ اولاد- لیکوریا نیز مٹی چھڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں-
3/38/1 دار الفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون 213207

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی اسٹیٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508